١٦ صفر المظفر ١٤٤٢ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 230)

چھوٹوں پر شفقت نہ کرنے کے نقصانات

- گانے سننے کے لئے اسپیکر بیچنا کیسا؟ 3
- پھٹی ہوئی پینٹ پہننا کیسا؟ 9
- یومِ قفلِ مدینہ اور ایامِ قفلِ مدینہ 17
- اِحتراماً کسی کو ”قبلہ و کعبہ“ کہنا کیسا؟ 22

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

چھوٹوں پر شفقت نہ کرنے کے نقصانات[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۲صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو، بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعِث ہے۔**[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چھوٹوں پر شفقت نہ کرنے کے نقصانات

سُوال: ہم چھوٹوں پر رَحم کس طرح کرسکتے ہیں؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: جو رَحم دِل ہو گا اُسے معلوم ہو گا کہ "رَحم کس طرح کیا جاتا ہے؟" وہ Automatic(یعنی خود بخود) چھوٹے پر شفقت کرے گا، بلکہ بچّہ اگر کوئی بھول بھی کر بیٹھے گا تب بھی ایسا شخص دَرگُزر کرے گا کہ "بچّہ ہے جانے دو!" اِس کے مُقابلے میں جو شخص رَحم دِل نہیں ہوگا اُسے شفقت کا طریقہ ہی معلوم نہیں ہوگا، بلکہ وہ بے سَبَب بچّے کو ڈانٹ ڈپٹ اور مار دھاڑ کرے گا۔ بہت ساری غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جو بچّہ کر رہا ہوتا ہے، لیکن اُسے پتا ہی نہیں ہوتا کہ یہ غلطی ہے۔ ایسی صورت میں آدمی کیا شدّت کرے! کیونکہ بچّے کو یہ بھی سمجھ نہیں آئے گا کہ شدّت کیوں کی جا رہی ہے؟ ایسے موقع پر شفقت ہی بچّے کو بچا سکتی ہے اور رَحم کرنا ہی اُس کی بگڑی بنا سکتا ہے۔ چھوٹوں پر شفقت کرنا نفرتوں اور دُوریوں سے بچا سکتا ہے، ورنہ

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۶ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۲ھ بمطابق 3 اکتوبر 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... مسند ابی یعلی، مسند ابی ھریرۃ، ۵/۴۵۸، حدیث: ۶۳۸۳۔

اگر چھوٹوں کو Ignore (یعنی نَظر اَنداز) کیا جائے گا یا بات بات پر اُن کو ٹوکا جائے گا اور جھاڑا جائے گا تو وہ باغی ہو سکتے ہیں۔ آج کل چھوٹا بھائی جو اپنے بڑے بھائی کی عزّت نہیں کرتا اُس کے پیچھے بھی ایک وجہ بڑے کا چھوٹے پر رعب جمانا، نیز اُسے جھاڑنا اور مارنا ہے، کیونکہ تالی دو ہاتھ سے بجتی ہے، بڑا بھائی شفقت نہیں کرے گا تو چھوٹا باغی ہو گا اور بدتمیزی کرے گا، جبکہ اگر بڑا بھائی شفقت کرے گا تو چھوٹا، دِل سے اُس کا اَدَب کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ بڑوں کو چاہیے کہ چھوٹوں پر شفقت کریں اور چھوٹوں کو چاہیے کہ بڑوں کا اَدَب کریں۔ حدیثِ پاک ہے: ”جو چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور بڑوں کا اَدَب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔“[1] یعنی وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔[2]

قناعت کی دولت حاصل کرنے کا طریقہ

سُوال: فی زمانہ قناعت کی دولت کیسے مِلے؟ (اَرشد عطاری۔Mozambique Maputo)

جواب: قناعت کی دولت حاصل کرنے کے لئے کسی زمانے کی شرط نہیں ہے، ہر زمانے میں قناعت کی دولت مِل سکتی ہے، بس لینے والا چاہیے۔ قناعت یہ ہے کہ جتنا مِلے اُس پر راضی رہے، دُوسروں کے مال پر نہ نَظر رکھے اور نہ ہی اُن سے اُمّید رکھے کہ ”ضرورت پڑے گی تو اِس سے لے لُوں گا یا اُس سے لے لُوں گا۔“[3] مزید یہ کہ قناعت کے فضائل[4] کا مطالعہ کرے، کیونکہ کسی چیز کے فضائل کا علم ہونا اور اُس کی غیر موجودگی میں ہونے والے نقصانات کا پتا ہونا بھی اُس چیز کی طرف رغبت کا باعث بنتا ہے۔ ”اِحیاءُ العلوم“ میں اِس کا کافی مواد ہے،[5] اِنْ شَآءَ اللہ اُس کا مُطالعہ کریں

1. ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان، ۳/۳۶۹، حدیث: ۱۹۲۶۔
2. مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۶۰۔
3. قناعت کا لغوی معنیٰ قسمت پر راضی رہنا ہے اور صوفیا کی اِصطِلاح میں روز مَرّہ اِستِعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔ (التعریفات للجرجانی، ص۱۲۶)
4. رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کامیاب ہے وہ شخص جو مسلمان ہوا اور بقدر کفایت اُسے رزق دیا گیا ہو، اور اللہ پاک نے اُسے دیئے ہوئے پر قناعت دی۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص۴۰۶، حدیث۲۴۲۶) ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: اللہ پاک پرہیزگار، قناعت پسند اور گم نام بندے کو پسند فرماتا ہے۔ (مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن المؤمن... الخ، ص ۱۲۱۲، حدیث: ۷۴۳۲)
5. احیاء العلوم (مترجم)، ۴/ ۵۸۸-۵۹۴۔

www.dawateislami.net

گے تو قناعت مِلے گی۔ اِسی طرح دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”نَجات دِلانے والے اَعمال کی معلومات“[1] میں بھی قناعت کے بارے میں مضمون موجود ہے،[2] اُس سے بھی کافی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔

کیا ایمبولینس کو جلدی راستہ دے دینا چاہیے؟

سُوال: کیا ایمبولینس (Ambulance) کو جلدی راستہ دے دینا چاہیے؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! اور کوئی گاڑی اگر نِکل رہی ہو تو اِیثار کرتے ہوئے اُسے بھی راستہ دے دینا چاہیے کہ ”چلو، یہ بے چارہ مجھ سے پہلے نکل جائے،“ اِنْ شَآءَ اللہ اِس سے بھی ثواب مِلے گا۔ ایمبولینس کو ٹریفک قوانین میں بھی رِعایت ہوتی ہے، تاکہ وہ جلدی چلے جائیں، کیونکہ بعض اَوقات مَریض کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ اگر اُسے فوری طِبّی اِمداد نہ ملی تو وہ مَر جائے گا، اِس لئے عقل بھی چاہتی ہے کہ ایمبولینس کو راستہ دیا جائے، ورنہ راستہ نہ ملنے کی صُورت میں کئی مَریض دَم توڑ جائیں گے، بلکہ دَم توڑ بھی جاتے ہوں گے۔ بعض اَوقات ایمبولینس والے خیانت بھی کرتے ہیں، اُس کی صُورت یہ ہوتی ہے کہ ایمبولینس خالی ہوتی ہے، لیکن پھر بھی یہ اپنا مَخصوص ہارن (Horn) بجاتے ہوئے قانون سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے تیزی سے نِکل جاتے ہیں۔ اگر یہ مَریض کو لینے جا رہے ہوں اور ایمرجنسی ہو تب تو ایسا کرنا سمجھ آتا ہے، لیکن اگر ایسا نہ ہو تو اِنہیں بھی ٹریفک قوانین کا خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ اب اِن کے پاس جلدی نکلنے کا کوئی عُذر نہیں ہے۔

گانے سُننے کے لئے اِسپیکر بیچنا کیسا؟

سُوال: ہم اِسپیکرز (Speakers) بیچتے ہیں۔ بعض لوگ اِسپیکر پر نعتیں سنتے ہیں، جبکہ کئی لوگ گانے بھی سُنتے ہیں، کیا اِسپیکر پر گانے سُننے والوں کا گُناہ ہمیں بھی ملے گا؟ نیز ایسی صُورت میں ہمارے لئے اِسپیکر بیچنا جائز ہو گا یا ناجائز ہو گا؟

(عبدُ الکبیر حنانی۔ کوہِ نور مارکیٹ، کراچی)

---

1 ...... ”نَجات دِلانے والے اعمال کی معلومات“ یہ کتاب دعوتِ اِسلامی کے شعبۂ تصنیف و تالیف ”اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ“ کی مُرتّب کردہ ہے۔ اِس کتاب میں علمِ قلب کے 39 مسائل یعنی فرائضِ قلبیہ جیسے تواضع، اِخلاص، توکّل وغیرہ کی عام فہم تعریفات، اُن کے بارے میں آیاتِ مبارکہ، اَحادیثِ مُبارکہ، حکایات، نیز ان اعمال کو کرنے کے مختلف طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص ۷۱-۷۷۔

www.dawateislami.net

جواب: مطلقاً اسپیکر بیچنا جائز ہے، اب سامنے والا اگر گانے سُنتا ہے تو کیا کیا جائے! آپ نے تو گانے سُننے کے لئے نہیں بیچا۔ ہاں! اگر اِسی لئے بیچا کہ ”لو اور جاکر گانے سُنو“ تو اب اسپیکر بیچنا جائز نہیں ہو گا۔[1] مثلاً چُھری بیچنا جائز ہے، لیکن چُھری سے جہاں بکرا کٹتا ہے وہاں بندہ بھی کٹ سکتا ہے، اب اگر کوئی اِس لئے چُھری بیچتا ہے کہ ”جاکر بندے کو کاٹ ڈالو اور قتلِ ناحق کر دو“ تو اب چُھری بیچنا جائز نہیں ہو گا، بلکہ یہ اور بھی بڑا جُرم ہو گا کہ چُھری دے کر وہ قتلِ ناحق میں مَدَد کر رہا ہے۔ یُوں ہی TV بیچنا بھی جائز ہے، اب چاہے خریدنے والا مَدَنی چینل دیکھے یا گُناہوں بھرے چینلز دیکھے، TV بیچنے والا گُناہ گار نہیں ہو گا۔[2] جیسا موقع محل ہو گا ویسا ہی حکم ہو گا۔ بعض لوگ اِسپیکر کے ساتھ میموری کارڈ (Memory card) بھی دیتے ہیں، اِس میں یہ دیکھنا ہو گا کہ میموری کارڈ میں کیا دے رہے ہیں؟ عام طور پر میموری کارڈ میں گانے اور جُھوٹے چٹکلے وغیرہ دیئے جاتے ہیں اور شاید گاہک بھی اِسی کی Demand (یعنی تقاضا) کرتے ہیں، تو اگر گُناہوں بھری چیز دی تو گُناہ ملِے گا۔

بیوی بد مزاج ہو تو شوہر کیا کرے؟

سُوال: میری گھر والی بہت اَذِیّت اور تکلیف دیتی ہے، ایسی صوت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: صبر کرنا چاہیے۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابُو الحسن علی بن اَحمد خَرَقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کوئی صاحب ملنے کے لئے بڑا سَفَر کر کے آئے اور اُن کے گھر پر پہنچ کر دستک دی، اندر سے کوئی زنانہ آواز آئی کہ ”کیا کام ہے؟ کس سے ملنا ہے؟“ وغیرہ، تو اِنہوں نے کہا: میں بڑی دُور فُلاں جگہ سے سَفَر کر کے خواجہ ابُو الحسن خَرَقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملنے آیا

---

1 ...... مفتیٔ اعظم پاکستان علّامہ محمد وقارُ الدّین قادری رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے متعلق پوچھے گئے سُوال کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں: ریڈیو اور ٹیلی ویژن مشینی آلات ہیں۔ اِن سے جائز کام بھی لئے جاتے ہیں اور ناجائز کام بھی۔ یہ صرف حَرام کام کے لئے اِستعمال نہیں ہوتے اور نہ محض غلط کاموں کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ جس طرح چُھری اور بندوق وغیرہ جیسے آلات سے جہاد بھی کیا جاتا ہے اور اپنے ذاتی کاموں اور شکار میں بھی اِستعمال کئے جاتے ہیں اور اِسی سے اِنسان کو قتل کرنے والا فعلِ قبیح بھی کیا جاتا ہے۔ لہٰذا جو آلات صرف معصیت (گناہ) کے لئے متعین نہ ہوں اُن کا بنانا اور مرمّت کرنا جائز ہے۔ تو ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی مرمّت کرنا بھی جائز ہے۔ اِسی طرح اِس کی مرمّت کی اُجرت لینا بھی حلال ہے۔ (وقار الفتاویٰ، ۱/ ۲۱۹)

2 ...... وقار الفتاویٰ، ۱/ ۲۱۹۔

www.dawateislami.net

ہوں۔ یہ سُن کر اندر سے عورت نے کہا کہ ”میں اُن کی بیوی ہوں، میں اُنہیں جانتی ہوں کہ وہ کیسے ہیں!“ وغیرہ وغیرہ۔ یہ شخص بہت Confuse (یعنی اُلجھن کا شکار) ہوا کہ ”جن کی وِلایت کے ڈنکے بج رہے ہیں اُن کی بیوی اور گھر کی بھیدی تو یُوں یُوں بول رہی ہے، یہ کیا ماجرا ہے!“ باہر نکلے تو سوچا کہ ”اِتنی دُور سے سَفَر کر کے آیا ہوں، بغیر مِلے تو جانا نہیں چاہیے۔“ یہ سوچ کر لوگوں سے اُن کے بارے میں معلوم کیا تو پتا چلا کہ جنگل کی طرف اُنہیں جاتا دیکھا گیا ہے، یہ بھی جنگل کی طرف چلے گئے، دُور سے کوئی صاحب آ رہے تھے اور اُن کے پیچھے کوئی جانور تھا جس پر لکڑیوں کا گٹھا لَدا ہوا تھا، جب وہ قریب ہوئے تو یہ صاحب دیکھ کر ہکّا بکّا رہ گئے کہ آنے والے کے پیچھے کوئی کتّا یا گدھا نہیں تھا، بلکہ شیر تھا جس پر لکڑیاں لاد کر وہ آ رہے تھے، اُن صاحب نے فرمایا: ”میں ہی ابوالحسن خَرَقانی ہوں، بندۂ خدا! اگر میں اپنی بیوی کی بدمِزاجی کا بوجھ نہ اُٹھاتا تو کیا یہ شیر میرا بوجھ اُٹھالیتا!!“[(1)] یُوں اُنہوں نے غیب کی بات بتا کر اپنا مقام بھی بتا دیا اور بیوی کی بدمِزاجی پر صبر کرنے کا درس بھی دے دیا۔

بہر حال! اگر بیوی بدمِزاج ہے تو صبر کرے اور گھر میں توڑ پھوڑ نہ کرے۔ بعض اَوقات آہستہ آہستہ ذِہن مِل جاتا ہے، کیونکہ وہ کہیں اور سے آئی ہے اور آپ کہیں اور کے ہیں۔ بعض اَوقات بیچ میں ایسا مُعامَلہ ہو جاتا ہے اور بعض اَوقات بعد میں ہوتا ہے۔ بعض اَوقات بیوی کی بدمِزاجی کا سَبَب خُود شوہر بھی ہوتا ہے، کیونکہ اُس کی حَرَکتیں ہی ایسی ہوتی ہیں، اِس لئے یہ بھی غور کر لینا چاہیے کہ بیوی کی بدمِزاجی یا جو بھی اَنداز ہے اُس کی وجہ کہیں میری اپنی کوئی بھول تو نہیں! عین ممکن ہے کہ شوہر کو مسکرانا نہ آتا ہو اور جب بھی ملتا ہو تو مُنہ چڑھا کر رکھتا ہو، یُوں بیوی بِدَک جاتی ہو۔ یاد رکھئے! مسکراہٹ بہت سارے مسائل حل کر دیتی ہے۔

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) قرآنِ کریم کی سُورۃُ النّساء میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا(۱۹)﴾[(2)] (ترجمۂ کنزالایمان: تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اُس میں بہت بھلائی

---

1 ......تذکرۃ الاولیاء، ذکر ابو الحسن خرقانی، ۲/۱۷۴ ملخصاً۔

2 ......پ۴، النساء: ۱۹۔

www.dawateislami.net

رکھّے)۔اِس آیت کے تحت ”تفسیر صِراطُ الجنان“ میں لکھا ہے: بیوی کے حوالے سے فرمایا کہ اگر بد خُلقی یا صُورت اچّھی نہ ہونے کی وجہ سے عَورَت تمہیں پسند نہ ہو تو صبر کرو اور بیوی کو طلاق دینے میں جلدی نہ کرو، کیونکہ ممکن ہے کہ اللہ پاک اُسی بیوی سے تمہیں ایسی اَولاد دے جو نیک اور فرماں بَردار ہو، بُڑھاپے کی بے کَسی میں تمہارا سَہارا بنے۔(1)

شوہر کو گالی دینا کیسا؟

سُوال: بیوی کو نَماز کی طرف لانا ہو تو کون سا طریقہ اپنانا چاہیے؟ نیز بیوی کو گالی گلوچ سے روکنے کا بھی کوئی حل بتا دیجئے۔(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: بیوی کو نَرمی، پیار اور شفقت سے نَماز کی تلقین کرنی چاہیے اور نَماز پڑھنے کے فضائل، نیز نہ پڑھنے کی وعیدیں سُنانی چاہئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”فیضانِ نَماز“(2) موجود ہے، بیوی کو بٹھا کر اِس سے درس دیں اور گھر میں مَدَنی چینل چلائیں، اِس طرح بیوی کا دِل نَرم پڑے گا اور وہ اِنْ شَآءَ اللہ نَمازی بن جائے گی۔ اگر شوہر شور شَرابا کرتا رہے گا تو بیوی کو ضِد چڑھے گی اور پھر مشکل ہے کہ وہ نَمازی بنے۔

جہاں تک گالی گلوچ کا تعلّق ہے تو مسلمان کو گالی دینا گُناہ کا کام ہے۔(3) شوہر اور بیوی تو مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ قریبی رِشتہ دار بھی ہیں اور اُن کے صلۂ رَحمی کے بھی مُعامَلات ہیں۔ اگر شوہر بیوی کو گالی دیتا ہے تو اُسے چاہیے کہ توبہ کرے اور مُعافی بھی مانگے، گالی گلوچ تو ویسے بھی اچھے لوگوں کا کام نہیں ہے، جبکہ بیوی تو رفیقۂ حَیات یعنی زندگی کی ساتھی ہے۔ اگر بیوی شوہر کو گالی دیتی ہے تو یہ اور بڑی بات ہے، کیونکہ شوہر کا اُس پر بڑا حق ہے، یُوں شوہر کو گالی دینا اور

---

1. تفسیر صراط الجنان، پ ۴، النساء، تحت الآیۃ: ۱۹، ۲/ ۱٦۷۔
2. ”فیضانِ نماز“ یہ کتاب امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ”فیضانِ سنّت“ جلد سوم کا ایک باب ہے۔ اِس کے 600 صفحات ہیں۔ اِس کتاب میں نَماز پڑھنے کے ثَوابات، پانچ نمازوں کے فضائل، جَماعت کے فضائل، مسجد کے فضائل، سجدے کے فضائل، خشوع وخضوع سے نَماز پڑھنے کے فضائل، نَماز نہ پڑھنے کے عذابات، عاشقانِ نَماز کی 86 حکایات اور نَماز کے متعلق بہت سے مسائل اور اَحکامات کو بیان کیا گیا ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)
3. بخاری، کتاب الادب، باب ماینھی من السباب...الخ، ۴/۱۱۱، حدیث: ٦۰۴۴۔

بڑا جُرم ہو گیا، ایسی صُورَت میں بیوی کو چاہیے کہ توبہ کرے اور شوہر سے مُعافی بھی مانگے۔ گالی گلوچ گندے لوگوں کا کام ہے، گالی دینے والے سے لوگ بھی نفرت کرتے ہیں۔ بعض گالی دینے والے یہ سمجھتے ہیں کہ لوگ اُنہیں سَلام کرتے ہیں، حالانکہ وہ سَلام اِس لئے کر رہے ہوتے ہیں تاکہ آپ کے شَر سے بچے رہیں کہ ”یار! اِس کو مُنہ کہاں لگائیں!“ بس سَلام کر دیا اور نکل گئے۔ گالی دینے والوں کو توبہ کرنی چاہیے اور چونکہ گالی دینے سے سامنے والے کا دِل بھی دُکھتا ہے، اِس لئے جنہیں گالی دی ہے اُن سے مُعافی بھی مانگیں۔

جشنِ وِلادت کی لائٹنگ کے لئے کُنڈا لگانا کیسا؟

سُوال: باپا! کیا جشنِ وِلادت کی لائٹنگ (یعنی چراغاں) کرنے کے لئے کُنڈا لگا سکتے ہیں؟

(اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِضاعی پوتے حَسَن رَضا کا سُوال)

جواب: سُبْحٰنَ اللہ! ربیعُ النّور شریف کی آمد آمد ہے اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کی خوشی میں عاشقانِ رسول خوب چراغاں کریں گے، لیکن اِس کے لئے کُنڈا لگا کر بجلی چوری کرنا جائز نہیں ہے۔ گورنمنٹ کے جو بجلی فراہم کرنے والے اِدارے ہوتے ہیں اُن سے Contact (یعنی رابطہ) کرکے قانونی طریقۂ کار کے مُطابِق Payment (یعنی ادائیگی) کرنی ہو گی، ورنہ بجلی چوری کریں گے تو گُناہ گار ہوں گے۔

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے پوچھا:) جشنِ وِلادت کی خوشی میں بعض لوگ لائٹنگ کے لئے بجلی کی تاروں سے ڈائریکٹ کُنڈا لگا لیتے ہیں اور میٹر وغیرہ کے ذریعے جو آفیشل نِظام ہوتا ہے اُس پر نہیں چلتے، وہ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہم تو نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کا جشن منا رہے ہیں اور یہ تو سارے مسلمانوں کا جشن ہے، ہم کون سا اپنے گھر کے لئے کُنڈا لگا رہے ہیں، اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

(**اَمیرِ اَہلِ سُنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) کُنڈا ایک غیر قانُونی کام ہے اور گورنمنٹ کی بجلی چوری کرنے کا ذریعہ ہے۔ لوگ خالی جشنِ وِلادت کے لئے ہی کُنڈا نہیں لگاتے، بلکہ اپنے گھروں کے لئے بھی ایسا کرتے ہیں، یہ گُناہ کا کام بھی ہے اور اِس سے دُوسروں کو تکلیف بھی ہوتی ہے۔ جن عِلاقوں میں زیادہ کُنڈے لگائے جاتے ہیں اُن عِلاقوں میں

www.dawateislami.net

لوڈشیڈنگ بھی زیادہ ہوتی ہے، کراچی میں ایسا نوٹ بھی کیا ہے اور سُنا بھی ہے کہ لوڈشیڈنگ اِس لئے ہورہی ہے کہ یہاں کُنڈے والے بہت ہیں۔ کُنڈے لگانے کی وجہ سے بے چارے شریف لوگ بھی تکلیف میں آجاتے ہیں۔ کُنڈے لگا کر بجلی حاصل کرنا ایک طرح سے چوری ہی ہے اور جو بجلی چوری کرے وہ ''بجلی چور'' ہے، اِس لئے چور مت بنئے! اچھے بندے بنئے! گھر، نعت خوانی، جشنِ ولادت، شادی، میّت، بلکہ کسی بھی Event کے لئے کُنڈا نہ لگائیں۔ بجلی فراہم کرنے والے اپنے اِدارے سے رابطہ کریں، وہ آپ کو جشنِ وِلادت کے موقع پر باقاعدہ میٹر لگا کر دیں گے، آپ اُصول کے مُطابِق ادائیگی کریں، ورنہ ثواب کیسے مِلے گا! چوری کی بجلی سے تو ثواب کے بجائے اُلٹا گُناہ مِلے گا۔

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) کئی معزّز کہلانے والے لوگ کُنڈا نہیں لگاتے، لیکن اپنے میٹر میں ہی ایسی گڑ بڑ کر دیتے ہیں جس سے بِل میں کمی ہو جاتی ہے، ایسا اِس لئے کرتے ہیں کہ اگر AC وغیرہ چلائیں تو بِل زیادہ نہ آئے، ایسے لوگ جب پکڑے جاتے ہیں تو اُن کے ساتھ بڑا مسئلہ ہوتا ہے اور پھر بجلی کے اِدارے اُن کو ایسا بِل بھیجتے ہیں کہ یہ بھی بول اٹھتے ہیں کہ یہ کیا ہو گیا!!

(اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:**)** Understood (یعنی طے شدہ بات) ہے کہ ہر وہ طریقہ جو ناجائز بجلی لیتا ہو وہ گُناہ کا کام ہے۔

سمجھانے کے باوُجود بچّے کیوں نہیں سمجھتے؟

سُوال: گھر والے اِتنا سمجھاتے ہیں، پھر بھی بچّے کیوں نہیں سمجھتے؟ (چھوٹے بچّے حسّان رَضا عطّاری کا سُوال)

جواب: بچّوں کی قسمیں ہوتی ہیں۔ بعض بچّے بہت بھولے بھالے اور شریف ہوتے ہیں، جدھر بٹھاؤ اُدھر بیٹھے رہیں گے، کھڑا کر دو تو کھڑے رہیں گے۔ جبکہ بعض بچّے، بلکہ اکثر بچّے آزاد طبیعت کے مالِک ہوتے ہیں، اُچھل کُود مچا دیتے ہیں اور توڑ پھوڑ کرتے ہیں۔ ایسے بچّے جس گھر میں ہوں وہاں ماں باپ اور دیگر گھر والوں کو بڑا اِمتحان ہوتا ہے کہ وہ بچّے کو کیسے Deal کرتے (یعنی کس طرح پیش آتے) ہیں؟ کیونکہ ایسے بچّوں کو Deal کرنا آسان نہیں ہوتا، بلکہ بعض اَوقات ایسے بچّے کو ماں باپ مَزید بِگاڑ دیتے ہیں، کیونکہ وہ اُس پر بے جا سختیاں کرکے اور بار بار دھمکیاں دے کر

www.dawateislami.net

کہ ”ایسا ماروں گا یا ایسا ماروں گی“ اُسے ڈھیٹ بنا دیتے ہیں، بچّہ بھی سمجھ جاتا ہے کہ ”ماں نے کبھی مکھی ماری تھی جو مجھے مارے گی،“ کیونکہ ماں صرف خالی کہتی رہتی اور بُرا بھلا کہہ کر کوستی رہتی ہے۔ بچّوں کو Kids (یعنی بچّوں کا) مَدَنی چینل دِکھائیں، کیونکہ بچّے عام طور پر اِسے بڑی توجّہ کے ساتھ دیکھتے ہوں گے، اِس میں خوبصورت انداز اپنایا جاتا ہے جسے دیکھ کر بچّہ اپنے حساب سے مَدَنی پھول لے رہا ہوتا ہے۔

پھٹی ہوئی پینٹ پہننا کیسا؟

سُوال: آج کل لوگ پھٹی ہوئی (Damage) پینٹ پہنتے ہیں جس سے اُن کا جسم نظر آ رہا ہوتا ہے۔ ایسی پینٹ پہننا کیسا؟

جواب: پھٹا ہوا لباس پہننا تنگدستی لاتا ہے۔[1] ایسا لباس پہننا اُسی صورت میں ناجائز ہو گا کہ جب اِنسان کا ستر اور پردے کی جگہ چمکے اور نظر آئے۔[2] ایسے کپڑوں میں دُوسروں کے سامنے آنا بھی جائز نہیں ہے،[3] کسی کے سامنے آئے گا تو گُناہ گار ہو گا۔ البتّہ اگر کپڑے کی کوئی ایسی جگہ پھٹی ہوئی ہے جس میں بے پردگی نہیں ہو رہی، جیسے کندھے کی طرف والا حصّہ پھٹا ہوا ہے یا پیٹ کی طرف کا وہ حصّہ پھٹا ہوا ہے جو ستر میں داخل نہیں ہے تو پھر گُناہ نہیں ہے، لیکن ایسے کپڑے پہننا اچھا بھی نہیں ہے، کیونکہ اِس سے اِنسان کا اچھا Image (یعنی تصوّر) قائم نہیں ہوتا اور Impression (یعنی تاثّر) خراب ہوتا ہے۔ دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے ”زخمی سانپ“[4] کے صفحہ نمبر 14 پر ہے: ”سَترِ عَورت ہر حال میں واجب ہے، بِغیر کسی صحیح وجہ کے تنہائی میں کھولنا بھی جائز نہیں، لوگوں کے سامنے اور نَماز میں تو سَتر بالِاجماع فرض ہے۔“[5] یعنی ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت گولائی میں سارا حصّہ ستر عَورت کہلاتا

---

1 ...... سنی بہشتی زیور، ص ۶۰۱۔

2 ...... بہار شریعت، ۱/ ۴۸۱، حصّہ:۳ ماخوذاً۔

3 ...... بہار شریعت، ۱/ ۴۸۱، حصّہ:۳ ماخوذاً۔

4 ...... **”زخمی سانپ“** یہ رسالہ اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ ہے جس کے 20 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں بے پردگی کی ہولناک سزا، پردے اور حَیا کے متعلّق 31 مَدَنی پھولوں کا گلدستہ، مَحارِم کی طرف دیکھنے کے اَحکام اور مَرد و عَورت کے پردے کے متعلّق دیگر مسائل کا بیان کیا گیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

5 ...... بہار شریعت، ۱/ ۴۷۹، حصّہ:۳۔

www.dawateislami.net

ہے،[1] یہ حصّہ آدمی اکیلے میں بھی بِلا ضرورت نہیں کھول سکتا۔ ہاں! کوئی صحیح ضرورت اور صحیح وجہ ہو تو کھول سکتا ہے، جیسے پیشاب وغیرہ کرنے کے لئے کھول سکتا ہے، کیونکہ ایسا کئے بغیر یہ کام کرنا دُشوار ہے۔ عَورت کا پُورا جسم عَورت یعنی چُھپانے کی چیز ہے، البتّہ عَورت اپنی ہتھیلیاں اور پاؤں کے تلوے کُھلے رکھ سکتی ہے۔[2] تفصیل کے لئے کتاب ”پردے کے بارے میں سُوال جواب“[3] کا مُطالعہ کیجئے۔[4]

اگر آج اَعلیٰ حضرت سے مُلاقات ہو جائے تو کیا پُوچھیں گے؟

سُوال: ایک تصوُّراتی سُوال ہے کہ اگر آپ کی آج اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه سے مُلاقات ہو جائے تو آپ اُن سے کیا بات کریں گے؟ یا کیا پوچھیں گے؟

جواب: سُبْحٰنَ الله! اگر آج مجھے اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی اپنے ہوش و حَواس کے ساتھ زِیارت نصیب ہو جائے تو میں سَلام کروں گا، ہاتھ چُوموں گا اور دُعائے مغفرت کرواؤں گا، کیونکہ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی خُود بھی یہی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ کو کوئی بُزُرگ ملتے تو اُن سے مغفرت کی دُعا کرواتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنا ایک قصّہ ”ملفوظات شریف“ میں بیان فرمایا ہے کہ ”آپ جب حج پر گئے تو ایک صاحب کو ”مسجدِ خیف“ میں قبلہ رُو بیٹھے وظیفے میں مصروف دیکھا، اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں کہ میں صحنِ مسجد کے دروازے کے پاس تھا اور اُس وقت کوئی تیسرا فرد مسجد میں نہیں تھا، میں نے یکایک شہد کی مکھیوں کی بِھنبِھناہٹ جیسی آواز سنی تو مجھے فوراً یہ حدیثِ پاک یاد آئی کہ ”اَھْلُ الله یعنی نیک بندوں کے دل سے ایسی آواز نکلتی ہے جیسے شہد کی مکھی بولتی ہے“[5] تو میں نے اپنا وِرد وظیفہ

---

1. بہار شریعت، ۱/ ۴۸۱، حصّہ:۳۔
2. بہار شریعت، ۱/ ۴۸۱، حصّہ:۳۔
3. ”پردے کے بارے میں سُوال جواب“ یہ کتاب اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَه کی تصنیف ہے جس کے 397 صفحات ہیں۔ اِس کتاب میں سُوال و جواب کی صُورت میں اِن چیزوں کا ذِکر کیا گیا ہے: عَورت کا کس کس سے پردہ ہے؟ شوہر باہر نہ نکلنے دے تو۔۔۔؟ چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟ شادی کی عمر کتنی ہونی چاہیے؟ وغیرہ۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)
4. پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۲-۳۱۔
5. ابن ماجه، کتاب الادب، باب فضل التسبيح، ۴/ ۲۵۳، حديث: ۳۸۰۹۔

چھوڑا اور اُن بُزُرگ کی طرف چلا کہ اُن سے دُعائے مغفرت کرواؤں گا۔ میں کبھی کسی بزرگ کے پاس بِحَمْدِہٖ تَعَالٰی دُنیاوی حاجت لے کر نہیں گیا۔ غرض دو ہی قَدَم اُن کی طرف چلا تھا کہ اُن بُزُرگ نے میری طرف مُنہ کر کے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر تین مَرتبہ فرمایا: ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَخِیْ ھٰذَا، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَخِیْ ھٰذَا، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَخِیْ ھٰذَا“ یعنی اے اللہ! میرے اِس بھائی کو بخش دے، اے اللہ! میرے اِس بھائی کی مغفرت فرما دے، اے اللہ! میرے اِس بھائی کو مُعاف کر دے۔ تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ بُزُرگ فرما رہے ہیں کہ ”ہم نے تیرا کام کر دیا، دُعائے مغفرت کروانی تھی تو کر دی ہے، اب ہمارے کام میں مُخِل (یعنی رُکاوٹ) مَت بنو“ تو میں پلٹ گیا۔“[1]

ہمارے ہاں یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کے بارے میں حُسنِ ظن قائم ہو جائے کہ ”یہ نیک بندہ ہے، اگر دُعا کرے گا تو میرا کام ہو جائے گا“ تو ہم اِس طرح کی دُعا کرواتے ہیں کہ ”آج کل دُکان ٹھَپ پڑی ہوئی ہے، کاروبار میں تھوڑی تکلیف ہے، دُعا کر دو۔“ حالانکہ اِتنا پیسا رکھا ہوا ہوتا ہے کہ سات پیڑیاں بیٹھ کر کھائیں۔ یُوں بس دُنیاوی مُعاملات کے سُوالات کئے جاتے ہیں، لیکن اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مغفرت کی دُعا کرواتے تھے۔ بُزُرگوں کا اِمتحان ویسے بھی نہیں لینا چاہیے کہ ”ایسے سُوالات کروں گا کہ دیکھوں کیا جوابات دیتے ہیں؟“ بلکہ دُعائے مغفرت کروائے اور اُن کی زِیارت کرے۔

چراغاں کے لئے گلیوں میں گیٹ کمانیاں لگانا کیسا؟

سُوال: میں الیکٹریشن ہوں۔ کیا جشنِ وِلادت کے موقع پر گلیوں میں گیٹ کمانیاں لگانا صحیح ہے؟

(رَجَب علی۔ پُرانا حاجی کیمپ، گھانچی پاڑہ، کراچی)

جواب: گلیوں میں گیٹ کمانیاں لگانے سے ایک تو راستہ تنگ ہو جاتا ہے اور گاڑیاں گُزر نہیں پاتیں، دُوسرا اِس کے لئے زمین کھودنی پڑتی ہے۔ بعض لوگ فُٹ پاتھ پر جھنڈے لگاتے ہیں، اِس میں بھی زمین کھودنی پڑتی ہے جس سے نقصان ہوتا ہے، مَزید یہ کہ گزرنے والوں کا راستہ بھی تنگ ہوتا ہے، کیونکہ چَراغاں دیکھنے کے لئے رونق لگتی ہے اور عَورتیں گُزرتی ہیں، یُوں حُقوقِ عامّہ پامال ہوتے ہیں اور مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جشنِ وِلادت خُوب منائیں اور بے شک

[1] ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۹۰۔

www.dawateislami.net

سَجاوٹ بھی کریں، لیکن اِس سے کسی گزرنے والے کو، گاڑی والے کو یا محلے والے کو تکلیف نہ ہو، اِس کا خَیال رکھیں۔ لوگ فضا میں سَجاوٹ کرتے ہیں کہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں لَڑی باندھ دیتے ہیں، اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے، لیکن یہ اِتنی اُونچی باندھی جائیں کہ کسی گاڑی یا ٹرک کی زَد میں نہ آئیں، تاکہ دوڑا دوڑی اور گالی گلوچ نہ ہو، اِن کاموں میں بعض اَوقات Rough type کے (یعنی اکھڑ مزاج) لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو لڑائی پر اُتر آتے ہیں۔

میں نے بہت پہلے ایک منظر دیکھا تھا، جشنِ وِلادت کے دن تھے اور بہت ہی پُر رونق بازار کے اندر بِالکل راستے کے بیچ میں سَجاوٹ کی ہوئی تھی، جیسے ہو سکتا ہے کہ آج کل بھی کی جاتی ہو، وہاں پتّھر کے اوپر بُھوسا اور رَنگ وغیرہ ڈال کر کوئی شو پیس (Show piece) بنایا ہوا تھا، ایک بے چارہ مزدور جو ہاتھ والی گاڑی پر سامان لادے وہاں سے گُزرنا چاہتا تھا اور تھوڑا راستہ بھی موجود تھا، لیکن عاشقانِ رسول کہلانے والے لوگوں نے اُسے جانے نہیں دیا تھا۔ بتایئے! کیا ایسا کرنے سے ثَواب مِلے گا؟ راستے پر لوگوں کا حق ہوتا ہے کہ وہ چلیں، لیکن ہم دادا گیری شروع کر دیتے ہیں کہ "ہم عاشقِ رسول ہیں اور ہم نے جشنِ وِلادت منانی ہے۔" جشنِ ولادت منانا اِسے نہیں کہتے، جشنِ وِلادت منانا تو ثَواب کا کام ہے، جبکہ ہم گُناہ کا کام کر رہے ہیں۔ جشنِ وِلادت پر ثَواب اُسی صورت میں ملے گا جب 100 فیصد شریعت کے مُطابِق مَنایا جائے، اِس میں ذرّہ برابر بھی کوئی گناہ، کسی مسلمان کی دِل آزاری اور تکلیف شامِل نہ ہو۔ بعض لوگ جشنِ وِلادت کے لئے دادا گیری کر کے اور دِل دُکھا کر چندہ وُصول کرتے ہیں، یہ بھی غَلَط بات ہے۔ اللہ کریم ہمیں شریعت کی پابندی کی توفیق دے۔

جنہوں نے چَراغاں کے لئے گلیاں گھیریں اور سڑک کھودی اُنہیں توبہ کرنی ہوگی، نیز توبہ کے تقاضے پُورے کرتے ہوئے ٹُوٹی ہوئی سڑک بنا کر بھی دینی ہو گی اور جنہیں تکلیف پہنچائی اُن سے مُعافی بھی مانگنی ہو گی۔ ہر کام میں علمِ دین حاصل کرنا ضروری ہے، کاش! ہمیں ایسی صحبت مِل جائے جس سے یہ ساری باتیں پتا چلیں کہ ہم کہیں گُناہ گار تو نہیں ہو رہے؟ جشنِ وِلادت منانا ہے، دُھوم دھام سے منانا ہے اور پچھلے سال سے زِیادہ زور و شور سے منانا ہے، لیکن ہمارے شور سے شیطان کا کلیجہ پھٹنا چاہیے، کسی مسلمان کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔

جب تلک یہ چاند تارے جِھلملاتے جائیں گے
تب تلک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے

چَراغاں کے لئے لائٹنگ کب کھولی جائے اور کب بند کی جائے؟

سُوال: میں میلاد کمیٹی کا وائس (یعنی نائب) چیئر مین ہوں۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ عید میلادُ النبی کے سلسلے میں جو لائٹنگ کی جاتی ہے یہ کتنے بجے کھولنی چاہیے اور کتنے بجے بند کر دینی چاہیے؟ (عمران ہارون طیب۔ چاکیواڑہ، کراچی)

جواب: مَاشَآءَ اللہ۔ اللہ کریم آپ کو بَرَکت دے۔ شریعت کے مُطابِق خُوب چَراغاں کریں۔ بتّیاں جلانے کا ایک عُرف ہوتا ہے کہ جب اندھیرا ہو جائے تو لوگ بتّی جَلاتے ہیں، تو جشنِ وِلادت کی لائٹنگ بھی اُسی وقت کھولی جائے جب اندھیرا ہو جائے اور جب تک لوگوں کی چہل پہل جاری ہے، لوگ دیکھنے لئے آتے رہیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے رہیں تب تک جلا کر رکھیں، جب چہل پہل ختم ہو جائے تو بند کر دیں۔ شروع کے دِنوں میں شاید جلدی چہل پہل ختم ہو جائے گی اور جب ہفتہ کا دِن آئے تو چُونکہ اگلے دِن چُھٹّی ہوتی ہے، اِس لئے ہو سکتا ہے کہ چَراغاں دیکھنے کے لئے زِیادہ چہل پہل رہے۔ بَہَر حال! جیسا موقع ہو اُس کے حِساب سے ترکیب بنائی جائے۔ جب چہل پہل ختم ہو جائے تو سانس بعد میں لیں، پہلے بتّیاں بند کر دیں، ورنہ ہو سکتا ہے کہ یہ اِسراف میں آ جائے۔

ہمارے ہاں دِن دَہاڑے بھی بتّیاں جَل رہی ہوتی ہیں اور لوگوں کا لاکھوں روپے کا چندہ برباد ہو رہا ہوتا ہے۔ ابھی بھلے کوئی دیکھنے والا نہیں ہے، بجلی کا مِیٹر تیزی سے بھاگ رہا ہے اور لوگوں کے چندے کے پیسے پی رہا ہے، لیکن آخرت میں کیا جواب دو گے!! لائٹیں لگانے والے صاحب رات کو جاگتے ہیں اور جب فجر کا ٹائم آتا ہے تو سونے چلے جاتے ہیں، حالانکہ نَمازی، نَماز کے لئے مسجد جا رہے ہوتے ہیں۔ سب کو نَماز کی بھی پابندی کرنی ہے۔ خالی دَر و دیوار نہیں سجانے، اپنے دِلوں کو بھی سجانا ہے اور سینے کو بھی مدینہ بنانا ہے۔ عشقِ رسول صرف بتّیاں جَلانے کا نام نہیں ہے، نَماز بھی پڑھنی ہے، سُنّتوں پر بھی عمل کرنا ہے اور مسلمانوں کو تکلیف سے بھی بچانا ہے، نیز کسی کا چندہ ضائع نہیں کرنا، نہ ہی اِسراف اور فضول خرچی سے کام لینا ہے۔ خُوب چَراغاں کریں، لیکن شریعت کے مُطابِق اور گُناہوں سے بچ کر کریں۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔

عاشقِ رسول بننے کا طریقہ

سُوال: اِنسان کس طرح سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُحِب بن سکتا ہے؟

(نِعمتُ اللہ قادری۔ سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: جس سے محبّت بڑھانی ہو اُس کی خُوبیاں معلوم کریں۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطائے اِلٰہی سے تمام خُوبیوں کے جامع ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جتنی خوبیاں معلوم ہوں گی اُتنا عشقِ رسول بڑھتا چلا جائے گا، لہٰذا سیرت کا مُطالعہ کریں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دِین کی خاطر دی جانے والی قُربانیوں، نیز اُمّت پر آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شفقت کے انداز کی معلومات حاصل کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عشقِ رسول بڑھے گا۔ مَزید یہ کہ دُرُود شریف کی کثرت کریں۔ سرکارِ اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک نسخہ یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ "خُوش اِلحان قاری سے قرآنِ کریم کی تِلاوت سُننے سے اللہ پاک کی محبّت بڑھتی ہے اور خُوش اِلحان نعت خواں سے نعت شریف سُننے سے عشقِ رسول میں اِضافہ ہوتا ہے۔"[1] نعتیں بھی وہ سُنیں جو شریعت کے مُطابِق ہوں، جیسے اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایسے عاشقِ رسول ہیں کہ آپ کے قلم سے نِکلا ہوا ہر مصرع، بلکہ ہر لفظ عشقِ رسول میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے، ایسوں کا کلام سُننے سے دِل میں عشق بڑھے گا، یہاں تک کہ سمجھ میں نہیں بھی آئے گا تب بھی دِل مطمئن رہے گا کہ اِن کا کلام شریعت کے مُطابِق ہے، پلّے پڑے یا نہ پڑے، جُھومے جاؤں۔ یہ میں اُن کا انداز بتا رہا ہوں جو سرکار اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے واقف ہیں۔ عام طور پر دُوسروں کے کلام میں یہ بات نہیں ہوتی۔ بَرادرِ اَعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخن مولانا حَسَن رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مُفتیٔ اَعظم ہِند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ[2] اور دیگر عُلَمائے اَہلِ سُنّت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے لکھے ہوئے کلام پڑھنے سُننے سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ عشقِ رسول میں اِضافہ ہوگا۔

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۷۳۔

2 ...... برادرِ اَعلیٰ حضرت مولانا حَسَن رَضا خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نعتیہ کلاموں کا مجموعہ "ذوقِ نعت" جبکہ شہزادۂ اَعلیٰ حضرت، حضور مفتیٔ اَعظم ہِند مولانا مصطفےٰ رَضا خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نعتیہ کلاموں کا مجموعہ "سامانِ بخشش" ہے۔ مکتبۃ المدینہ نے ان دونوں کتابوں کو خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔ ہدیۃً حاصل کیجئے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

www.dawateislami.net

چَراغاں کے چندے سے لنگر تقسیم کرنا کیسا؟

سُوال: ربیعُ الاوّل کے چَراغاں کے لئے جو چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے کیا اُس رقم سے لنگر تقسیم کر سکتے ہیں؟ نیز جو ٹیم چَراغاں کا کام کر رہی ہوتی ہے کیا وہ اُس رقم سے چائے وغیرہ کی ترکیب بنا سکتی ہے؟ (شہزاد رضا عطّاری۔ شاہ فیصل کالونی نمبر 1، کراچی)

جواب: یہ مسئلہ ذِہن میں رکھئے کہ چَندہ جس مَد میں، جس عُنوان پر اور جس کام کے لئے لیا گیا ہے اُسی میں وہ چندہ خرچ کیا جا سکتا ہے، اُس کے عِلاوہ کسی اور کام میں وہ چندہ خرچ نہیں کر سکتے،[1] مثال کے طور پر مسجد کے نام پر چندہ لیا تو اِس سے جامعۃ المدینہ اور مدرسۃ المدینہ بنانا جائز نہیں ہے۔ چندہ لیتے وقت وَضاحت کرنی ہو گی کہ ہم اِس رقم سے کیا کیا کریں گے؟ اِس لئے اگر چَراغاں کے نام پر چندہ لیا ہے تو جو کام چَراغاں میں شامِل ہیں وہی اِس رقم سے کئے جائیں گے، لنگر چَراغاں میں شامِل نہیں ہے، کیونکہ لنگر لنگر ہے اور چَراغاں چَراغاں ہے۔ اگر لنگر کرنا ہے تو اُس کے لئے الگ سے چندہ کرنا ہو گا، یا جب چندہ کریں تو اُسی وقت بول دیں کہ ”ہم اِس رقم سے لنگر بھی کھلائیں گے، لنگر بانٹیں گے، سبیل لگائیں گے، دُودھ پلائیں گے اور شربت بنائیں گے“ وغیرہ وغیرہ۔ جو بھی کرنا ہے اُس کی پہلے سے بات کر لیں۔

جہاں تک چائے پانی کا تعلّق ہے تو چندہ دینے والے کو یہ کہنے کے لئے زبان ساتھ نہیں دے گی کہ ”ہم جو رات کو جاگیں گے تو اِس رقم سے چائے پانی بھی کریں گے“ جبکہ بغیر اِجازت لئے اُس رقم سے چائے پانی کر نہیں سکیں گے، اِس لئے بہتر یہ ہے کہ اپنی جیب سے چائے پئیں۔ لوگ چندہ کر کے نیاز کے لئے جانور کاٹتے ہیں تو اُس کی کلیجی اور خاص خاص چیزیں الگ کر کے ناشتے میں کھاتے ہیں، اِس کی اِجازت نہیں ہے، کیونکہ یہ لنگر ہے اور سب کا سب دیگ میں جائے گا۔ اب جس کے حصّے میں جو آئے، کلیجی آئے یا دِل آئے، اِن چیزوں کا الگ سے اِسپیشل ناشتہ نہیں کر سکتے۔ جو بھی کریں اللہ کے لئے کریں اور اِسپیشل ناشتہ اپنی جیب سے کریں۔

خانۂ کعبہ اور سبز گنبد کا ماڈل بنانے وسجانے کی اِحتیاطیں

سُوال: ہم لیاقت آباد کے بلاک 7 اور 8 کو جشنِ وِلادت کے موقع پر سجاتے ہیں۔ یہ ارشاد فرمائیے کہ ہم جو خانۂ کعبہ اور

---

1 ...... فتاویٰ امجدیہ، ۳/۳۹۔

www.dawateislami.net

سبز گنبد کا ماڈل بناتے ہیں اُس میں کیا اِحتیاطیں کرنی چاہئیں؟(سیّد مبین علی شاہ۔ لیاقت آباد، کراچی)

جواب: مَاشَآءَ اللہ، لیاقت آباد تو دعوتِ اِسلامی کے پہلے سے سجتا آرہا ہے، اب تو بہت ترقّی ہو گئی ہو گی۔ خانۂ کعبہ کا جو ماڈل بنایا جاتا ہے اُس میں بعض اَوقات طواف کا منظر دِکھایا جاتا ہے جس میں کھلونے والی گُڑیاں اور گُڈے یعنی بُت رکھے ہوتے ہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ سَجاوٹ کرنی ہی ہے تو اُن بُتوں کے بجائے پلاسٹک کے پھول رکھ دیئے جائیں۔ مزید یہ کہ ایسی جگہ یہ ماڈلز نہ لگائے جائیں جہاں لوگوں کا راستہ بند ہو، کیونکہ اِن ماڈلز کا سائز بڑا ہوتا ہے اور یہ عموماً چوکوں پر رکھے جاتے ہیں، ظاہر ہے کہ یہ گاڑیوں کی آمد و رفت میں رُکاوٹ بنیں گے، یُوں ہی لوگوں کے چلنے پھرنے میں بھی مسئلہ ہو گا، اِس لئے ایسی جگہ کا اِنتخاب کیا جائے جہاں کسی کو تکلیف نہ ہو۔ یہ سب مَدَنی پھول ہمارے پمفلٹ ”جشنِ وِلادت کے 12 مَدَنی پھول“ میں لکھے ہوئے ہیں۔ اِس بار میں نے اِن مَدَنی پھولوں میں کچھ ترمیم اور نظرِ ثانی کی ہے، اِس کے عِلاوہ رسالہ ”صبحِ بہاراں“ پر بھی کچھ ترمیم اور ردّ و بدل کا کام کیا ہے، یہ ضرور لے کر پڑھئے، اِنْ شَآءَ اللہ نئی معلومات حاصل ہوں گی۔ ترمیم شُدہ رِسالہ ”صبحِ بہاراں“ شائع بھی ہو چکا ہے۔

چَراغاں کرتے وقت کی اِحتیاطیں

سُوال: چَراغاں کرتے وقت کی کچھ اِحتیاطیں بتا دیجئے۔[1]

جواب: جس وقت چَراغاں کرنے کے لئے لائٹیں لگاتے ہیں اُس وقت بہت شور ہوتا ہے جس سے لوگوں کی نیندیں خَراب ہوتی ہیں، اِس سے بچنا چاہیے۔ نیز بعض لوگ زبردستی گھروں پر چڑھ کر بغیر اِجازت رسّیاں باندھتے ہیں، اِس میں مالِک سے اِجازت لینی ہو گی۔ اگر مالِک اِجازت نہیں دیتا تو آپ اُس کے گھر پر رسّی نہیں باندھ سکتے، بھلے اِس سے آپ کے چَراغاں میں فرق آئے۔ ایسی صورت میں اُس گھر کے مالِک پر اِلزام بھی نہیں لگا سکتے کہ ”یہ وہ ہے یا یُوں ہے۔“ رسّی نہ باندھیں، یا باندھنی ہے تو کوئی اور راستہ نکالیں۔

---

1 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

www.dawateislami.net

عورَتوں کی آمد و رفت کی وجہ سے چَراغاں نہ کرنا کیسا؟

سُوال: ربیعُ الاوّل میں چَراغاں دیکھنے کے لئے خواتین کی آمد و رفت زیادہ ہوگئی ہے جس کی وجہ سے مُعامَلات دوسری سَمت جانا شروع ہو گئے ہیں۔ یہ راہ نُمائی فرمایئے کہ کیا ہم چَراغاں مَزید بڑھائیں یا کم کر دیں؟

جواب: چراغاں اِنْ شَآءَ الله بڑھتا ہی جائے گا۔ عورَتوں کا مسئلہ خالی یہاں نہیں ہے، حج اور عُمرے میں بھی عورَتوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ تو کیا حج اور عُمرے میں عورَتوں پر پابندی ڈال دیں!! عورَتوں کو شریعت کی پابندی کرنے کا کہیں گے اور حج و عمرہ جاری رکھا جائے گا۔ اِسی طرح چَراغاں جاری رکھا جائے گا اور عورَتوں کو روکا جائے گا۔ ہم تو برسوں سے عورَتوں کو منع ہی کر رہے ہیں کہ آپ چَراغاں دیکھنے نہ جایا کریں، یہ آپ کا کام نہیں ہے، اب ہمارے سارے شاپنگ سینٹرز عورَتوں سے بھرے پڑے ہیں، اُن کو کوئی بند نہیں کرواتا، تو جشنِ وِلادت کے چَراغاں کو ہم کیوں بند کریں! عورَتوں کو چاہیے کہ یہ بند ہو جائیں۔ ”عورَت“ کا لفظی معنیٰ چُھپانے کی چیز ہے۔ عورَتیں خالی چَراغاں میں تھوڑی آتی ہیں، جُلوس میں بھی آتی ہیں، بلکہ بعض جگہوں پر جُلوس میں عورَتوں کے جتھے کے جتھے ہوتے ہیں، اب عورَتوں کی وجہ سے کیا کیا بند کریں گے!! خیال رکھئے کہ اگر ناک پر مکھی بار بار آکر بیٹھتی ہے تو بار بار مکھی اُڑانی ہے، نہ کہ ناک کاٹنی ہے، ناک باقی رکھیں گے۔ مکھی کو اُڑائیں گے، اِس لئے عورَتوں کو روکیں گے، چَراغاں بڑھائیں گے۔ اِنْ شَآءَ الله۔

یَومِ قفلِ مدینہ اور اَیّامِ قفلِ مدینہ

سُوال: اب ”نیک اَعمال“ (مَدَنی اِنعامات) کا رِسالہ اِسلامی تاریخوں کے بجائے انگریزی تاریخوں کے حساب سے بھرا جائے گا تو کیا یَومِ قفلِ مدینہ بھی اِسلامی مہینے کی پہلی پیر کے بجائے انگریزی مہینے کی پہلی پیر کو منایا جائے گا؟[1]

جواب: جی ہاں! دراصل ”مجلس اِصلاحِ اَعمال“ نے یہ طے کیا ہے کہ اب ”نیک اَعمال“ (مَدَنی اِنعامات) کا رِسالہ انگریزی تاریخوں کے اِعتبار سے بھرا جائے گا اور جمع کروایا جائے گا، کیونکہ عام طور پر لوگوں کو اِسلامی تاریخیں یاد نہیں رہتیں، پاکستان میں بھی اِس معاملے میں کمزوری ہے اور Overseas (یعنی سمندر پار والے ممالک) میں تو زِیادہ کمزوری ہے، لہٰذا

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

www.dawateislami.net

اب یَومِ قفلِ مدینہ انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو منایا جائے گا۔ جیسے ابھی اکتوبر کا مہینا شروع ہوا ہے تو کل رات غُروبِ آفتاب سے پہلی پیر شریف شروع ہو جائے گی۔

اب اِس میں بھی دو Categories (یعنی قسمیں) بنادی گئی ہیں: (1) ایک دِن کا قفلِ مدینہ (2) تین دن کا قفلِ مدینہ۔ اب چاہیں تو انگریزی مہینے کی پہلی پیر کو "یومِ قفلِ مدینہ" منائیں یا پہلی پیر، منگل اور بُدھ کو "اَیّامِ قفلِ مدینہ" منائیں۔ اِس میں بہتر یہ ہے کہ "خاموش شہزادہ"[1] رِسالہ پڑھا جائے، اِس سے مَزید ترغیب مِلے گی۔ ہر مہینے میں ایک بار پڑھیں گے تو رِسالہ تازہ ہو جائے گا، چاہیں تو پڑھنے کے بجائے رِسالہ سُن لیں، یا آپس میں مِل کر تھوڑا تھوڑا پڑھ کر ایک دوسرے کو سُنا دیں۔ مَزید یہ کہ جہاں جہاں ممکن ہو لکھ کر اور اِشاروں سے گفتگو کریں۔ ضرورت کی بات بھلے زبان سے بھی کرلیں، مگر فضول بات نہ کریں، کیونکہ فضول بات میں نہ دنیا کا فائدہ ہے اور نہ ہی دین کا فائدہ ہے۔ گُناہوں بھری باتیں کرنا تو گُناہ ہے، اُن سے تو ویسے ہی بچنا ہے، البتّہ فضول باتیں کرنا گُناہ نہیں ہے، لیکن قیامت میں اِن کا حساب دینا ہو گا اور یہ بہت کٹھن مَرحلہ ہے، کیونکہ قیامت کے دِن کون حساب دے پائے گا!! اِس لئے کوشش یہی ہونی چاہیے کہ فضول باتوں سے بھی بچیں۔ بعض اَوقات جسے ہم صرف فضول بات سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ گناہوں بھری بات ہوتی ہے، لیکن علم کی کمی کی وجہ سے ہمیں اِحساس نہیں ہو پاتا کہ ہم کسی کی غیبت کر رہے ہیں یا مَذاق اُڑا کر کسی کی دِل آزاری کر رہے ہیں، ظاہر ہے کہ غیبت کرنا یا کسی کا مَذاق اُڑانا فضول کام نہیں، بلکہ گُناہ ہے۔

ایسا بھی ہوتا ہے کہ گفتگو فضول بات سے شروع ہوتی ہے، لیکن پھر اِنسان گُناہ میں جا پڑتا ہے، اِس لئے زَہے نصیب! فضول بات سے ہی رُک جائیں، تاکہ گُناہوں بھری بات میں پڑنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ "بُخاری شریف" کی ایک حدیثِ پاک کا حصّہ ہے کہ "جو اللہ اور قیامت کے دِن پر اِیمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچّھی اور بھلائی کی بات

---

[1] ...... "خاموش شہزادہ" یہ رِسالہ امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے جس کے 48 صفحات ہیں۔ اِس رسالے میں خاموشی کے فضائل اور اِس سے حاصل ہونے والے فوائد، مَدَنی بہاریں اور خاموش رہنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے، نیز فضول گفتگو کے نقصانات، اِس کی مثالیں، بچنے کے طریقے اور ساتھ ہی گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے 19 مَدَنی پھول بھی ذِکر کئے گئے ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

کرے یا خاموش رہے۔"[1] ہم لوگ بھلائی والی یا اچھی باتیں کتنی کرتے ہیں!! بس گپّے مار رہے ہوتے ہیں اور اِدھر اُدھر کی ہانک رہے ہوتے ہیں جس میں نہ جانے کتنی گُناہوں بھری گفتگو ہوتی ہے۔ یَومِ قفلِ مدینہ یا اَیّامِ قفلِ مدینہ در اصل پریکٹس کے لئے ہوتے ہیں، تا کہ ہماری کَم گوئی کی عادت پڑے۔ اگر سب لوگ کَم گوئی کی عادت بنالیں اور فضول باتوں سے بچ جائیں تو ہمارا مُعاشَرہ مدینہ مدینہ ہو جائے گا، سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے، ساس بہو، بہن بھائیوں اور میاں بیوی کی لڑائیاں ختم ہو جائیں گی، کیونکہ یہ جتنی بھی لڑائیاں ہیں اِن کا چور زبان ہی ہوتی ہے کہ "اِس نے مجھے یُوں بولا تھا" اور دوسرا کہتا ہے کہ "اُس نے مجھے یُوں بولا تھا،" اِس طرح زَبان کی وجہ سے بہت مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ زَبان کنٹرول کرنا بہت مشکل کام ہے۔ ایک بُزُرگ کا قول ہے: "سخت گرمی میں روزہ رکھنا آسان ہے، لیکن زبان کو قابُو میں رکھنا مشکل کام ہے۔"[2] آپ بھی یَومِ قفلِ مدینہ منانے کی نیّت کر لیجئے! میں بھی نیّت کرتا ہوں کہ اِنْ شَآءَ الله پیر، منگل، اور بُدھ تین دِن اَیّامِ قفلِ مدینہ مناؤں گا۔ قفلِ مدینہ کی اِس تحریک کو کامیاب بنائیں، اِس میں آپ کی اپنی آخرت کی بھلائی اور سُکون ہے۔ ہمارے قفلِ مدینہ لگانے سے دُوسرے بھی سُکون میں آجاتے ہیں، ورنہ ہماری وجہ سے پریشان ہوتے ہیں۔ شہنشاہِ سُخن مولانا حَسَن رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے نعتیہ کلام کا ایک مصرع ہے:

بَک بَک کے ہَرزَہ گوئی سے خالی نہ کر دِماغ

ہَرزَہ گوئی کا مطلب ہے: فضول بات۔ یعنی "فضول باتیں بک بک کر دِماغ خالی مت کر۔" الله کریم ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنی زبان کی اِحتِیاط میں Serious (یعنی سنجیدہ) ہو جائیں، کیونکہ ہم عموماً Serious نہیں ہوتے اور کہتے رہتے ہیں کہ "یار! میری یہ عادت نہیں جاتی یا میری وہ عادت نہیں جاتی۔" اگر فضول گوئی کی عادت ختم کرنا چاہتے ہیں تو روزانہ کی بنیاد پر غور و فکر کریں اور خاموش رہنے کے فوائد پر نظر رکھیں۔ یُوں سوچیں کہ جتنی دیر میں فضول باتیں کرتا ہوں اُتنی دیر اگر

---

1 ...... بخاری، کتاب الادب، باب من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر... الخ، ۴/۱۰۵، حدیث: ۶۰۱۸۔

2 ...... حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: میرا نفس بصرہ کی شدید گرمی میں روزہ رکھنے کی تکلیف برداشت کر سکتا ہے مگر فضول گوئی کا ایک لفظ چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ (منہاج العابدین، الکلام علی خمسۃ فصول، الفصل الثالث، ص ۶۴۔ منہاج العابدین (مترجم)، ص ۱۴۱)

www.dawateislami.net

دُرُود شریف پڑھوں گا تو کتنا ثَواب ملے گا! سُبْحٰنَ الله کہنے سے جنّت میں ایک دَرَخت لگتا ہے،[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنے سے جنّت میں ایک دَرَخت لگتا ہے،[2] لَا اِلٰہَ اِلَّا الله کہنے سے جنّت میں ایک دَرَخت لگتا ہے،[3] یُوں ہی اَللهُ اَکْبَرُ کہنے سے بھی جنّت میں ایک دَرَخت لگتا ہے۔[4] تو کوئی بندہ اگر ”سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکْبَرُ“ کہے گا تو اُس کے لئے جنّت میں چار دَرَخت لگا دیئے جائیں گے، اور ظاہِر ہے کہ جس کے لئے دَرَخت لگیں گے وہ اِن سے فائدہ اُٹھانے کے لئے اِنْ شَآءَ الله رَحمتِ اِلٰہی سے اور محبوب عَلَیْہِ السَّلَام کی شَفاعت سے جنّت میں بھی جائے گا۔ اِس طرح اگر بندہ سوچے تو معلوم ہو کہ میں اِتنی بکواس اور فُضول باتیں کرنے کے بجائے ذِکْرُ الله اور دُرُود شریف پڑھ لُوں تو ثَواب کا کتنا ذخیرہ مِل جائے۔ لیکن افسوس! ہمارا ذِہن نہیں بنتا اور ہم اِسے Serious (سنجیدہ) نہیں لیتے۔ الله کرے کہ ہم حقیقی معنوں میں سنجیدہ اور قفلِ مدینہ والے بن جائیں۔ آپ اَیّامِ قفلِ مدینہ کے لئے ہمت کریں، میری مَدَنی بیٹیاں بھی ہمت کریں، اِنہیں بھی قفلِ مدینہ کی کافی ضرورت ہے، الله کرے گا کہ اِن کے گھر کے جھگڑے اور دیگر مسائل قفلِ مدینہ کی بَرَکت سے ختم ہو جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ الله۔

دُعائے عطّار

یا الله! جو کوئی ہر مہینے اَیّامِ قفلِ مدینہ تین دن کے لئے منائے اُس کا دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو، اُس کو تیرے محبوب کے جلوے نظر آئیں، دِیدار ہوں، اُن کے گھر میں سُکون قائم ہو، قبر و آخرت میں اَمن قائم ہو، نزع کی سختیوں سے یہ بچا رہے اور بے حساب مغفرت اُس کا مقدّر ہو۔ اُن سب کے صدقے میرے حق میں بھی یہ دُعا قُبول ہو، مولائے کریم ہم سب کو یہ سعادت نصیب فرما کہ مہینے میں تین دن خصوصیت کے ساتھ اَیّامِ قفلِ مدینہ منائیں اور پھر زِندگی بھر ہماری زَبان پر مدینے کا Lock اور تالا لگ جائے، ہم بولیں تو اُسی وقت بولیں جب ضرورت ہو اور رب کی رِضا ہو، کاش! تیری رِضا نہ ہو تو ہم نہ بولیں۔ الله پاک کَرَم فرما دے، جو یَومِ قفلِ مدینہ ایک دِن کا منائیں گے اُن کے حق میں بھی یہ

---

1 ......ابن ماجه، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، ۴/ ۲۵۲، حدیث: ۳۸۰۷۔
2 ......ابن ماجه، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، ۴/ ۲۵۲، حدیث: ۳۸۰۷۔
3 ......ابن ماجه، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، ۴/ ۲۵۲، حدیث: ۳۸۰۷۔
4 ......ابن ماجه، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، ۴/ ۲۵۲، حدیث: ۳۸۰۷۔

www.dawateislami.net

دُعائیں قبول فرمادے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

”مَدَنی اِنعامات“ کے بجائے ”نیک اَعمال“ کہا جائے

سُوال: سُنا ہے کہ مَدَنی اِنعامات کا نام تبدیل کر دیا گیا ہے؟ کیا یہ دُرُست ہے؟[1]

جواب: جی ہاں! دراصل جو دعوتِ اِسلامی کے ماحول سے وابستہ اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں ہیں اُنہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مَدَنی اِنعامات کیا ہیں؟ لیکن جو نیا اِسلامی بھائی یا اِسلامی بہن ہے اُنہیں سمجھ نہیں آتا کہ مَدَنی اِنعامات سے کیا مُراد ہے؟ کسی نے چٹکلا بھی سُنایا تھا کہ ”ایک شخص کے سامنے مَدَنی اِنعامات کی بات ہوئی، جب بات ختم ہوئی تو اُس نے کہا کہ آپ نے اِنعامات کا ذِکر کیا تھا، وہ کب ملیں گے؟“ تو عام لوگ مَدَنی اِنعامات سُن کر Confuse (یعنی اُلجھن کا شِکار) ہوتے ہیں، اِس لئے ”مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)“ نے یہ پاس کیا ہے کہ اب ”مَدَنی اِنعامات“ کو ”نیک اَعمال“ کہا جائے گا، یعنی یہ کہنے کے بجائے کہ ”مَدَنی اِنعامات پر عمل کریں“ یہ کہا جائے کہ ”نیک اَعمال پر عمل کریں۔“ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ بھرنے کو پہلے ”فکرِ مدینہ“ کہتے تھے، بعد میں ”مُحاسَبہ“ کہنا شروع کیا، لیکن ظاہِر ہے یہ لفظ بھی سمجھنا مشکل تھا، اِس لئے اب ”مُحاسَبہ“ کے بجائے ”جائزہ“ کہا جائے گا، یعنی یُوں کہیں گے کہ ”روزانہ اپنے اَعمال کا جائزہ لیں کہ آج کیا کیا نیکیاں ہوئیں؟ اُن نیکیوں پر اِستقامت کیسے حاصل ہو گی؟ اُن میں اِضافہ کیسے ہو گا؟“ یا فُلاں گُناہ ہو گیا تھا تو فوراً توبہ کریں اور نیّت کریں کہ آئندہ وہ گناہ نہ ہو۔ یُوں اپنا جائزہ لیتے جائیں۔ ”نیک اَعمال“ پر عمل اور روزانہ اُن کا ”جائزہ“ لینے سے کئی گُناہوں پر توجّہ چلی جاتی ہے کہ ”فُلاں کی غیبت کی تھی، یا غیبت سُن لی تھی، فُلاں کو میں نے تھوڑا ڈانٹ دیا تھا یا بے موقع طنز کیا تھا، اُس کا دِل دُکھ گیا ہو گا وغیرہ۔“ جب ایسی چیزیں توجّہ میں آئیں تو توبہ بھی کریں اور فوراً سارے کام چھوڑ کر جائیں اور مُعافی بھی مانگیں۔ اگر جا نہیں سکتے تو اُس سے Contact (یعنی رابطہ) کریں اور اُس کو راضی کریں۔ ہم لوگ بندے کا حق تلف کرنے، اُس کا دِل دُکھانے، طنز کرنے اور مَذاق اُڑانے کو Serious نہیں لیتے، ایسا نہ ہو کہ کہیں یہی چیزیں ہمیں جہنّم میں پہنچادیں۔ ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں۔ کاش! ہم حُقُوقُ العباد سے دُنیا ہی میں فارِغ ہو جائیں۔

[1] ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

کیا مدینے جانے والے کو اِحرام باندھنا ضروری ہے ؟

سُوال: اگر کوئی پاکستان سے مدینہ شریف جانا چاہتا ہے اور وہ جَدّہ ایئر پورٹ پر اُتر کر By car(یعنی کار کے ذریعے) مدینہ شریف جاتا ہے تو کیا اُسے اِحرام باندھنا ہو گا؟ کیونکہ جو شخص مکّہ شریف جانے کے لئے جَدّہ آتا ہے اُسے اِحرام باندھنا ہوتا ہے۔ (رُکنِ شوریٰ حاجی ابُومَدَنی عبدُالحبیب عطّاری کا ویڈیو سُوال)

جواب: اگر مکّہ مکرّمہ کی نیّت سے سَفَر نہیں کیا اور جانا ہی مدینہ شریف ہے تو اب اِحرام کی ضرورت نہیں، بغیر اِحرام جائیں گے۔ میں نے بھی سن 80 عیسوی مُطابق 1400 ہجری میں سب سے پہلا سَفَر براہِ راست مدینہ شریف کا کیا تھا اور جَدّہ شریف سے By car مدینہ شریف حاضر ہوا تھا۔ جب مدینہ شریف سے مکّہ پاک کی نیّت کریں گے تو اب اِحرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکیں گے۔ [1]

اِحتراماً کسی کو "قبلہ و کعبہ" کہنا کیسا؟

سُوال: حاجی عبدُالحبیب صاحب سے سُنا ہے کہ "قبلہ اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمارے ساتھ موجود ہیں۔" یہ اِرشاد فرمایئے کہ قِبلہ کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ (چھوٹی بچّی حفصہ عطّاریہ کا سُوال)

جواب: "قِبلہ" اِحترام کا لفظ ہے، جیسے "حضرت" اِحترام کا لفظ ہے، یُوں ہی اِنگلش میں "Mister" اِحترام کا لفظ ہے۔ "قِبلہ" عَرَبی لفظ ہے۔ "قبلہ و کعبہ" بھی بولا جاتا ہے۔ اِحتراماً ایسا کہنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔

مَدَنی پَرچم لگانے کے لئے فُٹ پاتھ کھودنا کیسا؟

سُوال: مَدَنی پَرچم لگانے کے لئے سڑک یا فُٹ پاتھ کھودنا کیسا؟ (اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِضاعی پوتے حَسَن رَضا کا سُوال)

جواب: مَدَنی پرچم لگانے کے لئے فُٹ پاتھ اور سڑک نہیں کھود سکتے، ایسا کرنا قانوناً بھی جرم ہے، کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، راستہ بھی گھِرتا ہے اور فُٹ پاتھ تو ہے ہی پیدل چلنے والوں کے لئے، تاکہ ان کا ایکسیڈنٹ نہ ہو جائے، اگر وہاں پرچم لگا دیں گے تو لوگوں کو چلنے میں تکلیف ہو گی، اس لئے اس طرح کے کام نہیں کرنے چاہئیں۔

---

1 ......فتاویٰ ھندیۃ، کتاب المناسک، الباب العاشر فی مجاوزۃ المیقات بغیر احرام، ۱/۲۵۳۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	چَراغاں کے لئے لائٹنگ کب کھولی جائے اور کب بند کی جائے ؟	13
چھوٹوں پر شفقت نہ کرنے کے نقصانات	1	عاشقِ رسول بننے کا طریقہ	14
قناعت کی دولت حاصل کرنے کا طریقہ	2	چَراغاں کے چَندے سے لنگر تقسیم کرنا کیسا؟	15
کیا ایمبولینس کو جلدی راستہ دے دینا چاہیے ؟	3	خانۂ کعبہ اور سبز گنبد کا ماڈل بنانے و سجانے کی اِحتیاطیں	15
گانے سُننے کے لئے اِسپیکر بیچنا کیسا؟	3	چَراغاں کرتے وقت کی اِحتیاطیں	16
بیوی بد مزاج ہو تو شوہر کیا کرے ؟	4	عَورتوں کی آمد و رفت کی وجہ سے چَراغاں نہ کرنا کیسا؟	17
شوہر کو گالی دینا کیسا؟	6	یَومِ قفلِ مدینہ اور اَیّامِ قفلِ مدینہ	17
جشنِ وِلادت کی لائٹنگ کے لئے کُنڈا لگانا کیسا؟	7	دُعائے عطّار	20
سمجھانے کے باوُجود بچّے کیوں نہیں سمجھتے ؟	8	”مَدَنی اِنعامات“ کے بجائے ”نیک اَعمال“ کہا جائے	21
پھٹی ہوئی پینٹ پہننا کیسا؟	9	کیا مدینے جانے والے کو اِحرام باندھنا ضروری ہے ؟	22
اگر آج اَعلیٰ حضرت سے مُلاقات ہو جائے تو کیا پُوچھیں گے ؟	10	اِحتراماً کسی کو ”قبلہ و کعبہ“ کہنا کیسا؟	22
چَراغاں کے لئے گلیوں میں گیٹ کَمانیاں لگانا کیسا؟	11	مَدَنی پَرچم لگانے کے لئے فٹ پاتھ کھودنا کیسا؟	22

www.dawateislami.net

ماخذ ومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفی**	**مطبوعات**
تفسیر صراط الجنان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ٢٦١ھ	دار الکتاب العربی بیروت ١٤٢٧ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
ابن ماجہ	امام ابو حسن حنفی معروف سندی، متوفی ١١٣٨ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٤١٦ھ
مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی موصلی، متوفی ٣٠٧	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ١١٦١، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ١٤١١ھ
فتاویٰ امجدیہ	صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
وقار الفتاویٰ	مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی، متوفی ١٤١٣ھ	بزم وقار الدین کراچی ١٩٩٧ء
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری، متوفی ٦٢٧ھ	انتشارات گنجینہ تہران
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ٥٠٥ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
منہاج العابدین (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ٥٠٥ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کتاب التعریفات للجرجانی	سید شریف جرجانی، متوفی ٨١٦ھ	دار المنار
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفے رضا خان، متوفی ١٤٠٢ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٠ھ
سنی بہشتی زیور	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی، متوفی ١٤٠٥ھ	فرید بک سٹال لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غور و فکر'' کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net